بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

[illegible]

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۵ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۳ تبلیغ ۱۳۵۸ہش ۔ ۳ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۔ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل ضعف کی وجہ سے کچھ ناساز ہو گئی تھی۔ آج (صبح) طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزاماً دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفاء عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۔ فروری۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کمزوریٔ طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا آج جس امر پر میں مختصر خطبہ دینا چاہتا ہوں وہ اہم اور نہایت ہی اہم مسئلہ احمدی بچوں کی صحت اور ان کی تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کل فیصل آباد کے تین سو کے قریب احمدی بچے مجھے ملنے کے لئے آئے تھے میں نے ان سے مختصر ملاقات میں جو بعض باتیں سیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بعض والدین اپنے بچوں کی صحت کا پورا خیال نہیں رکھتے۔ حضور نے فرمایا دودھ بچوں کی غذا کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اس میں بعض ایسے کیمیاوی اجزاء ہیں جو دماغ اور حافظہ کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں ہر احمدی خاندان سے اور جماعت سے اور اس کے عہدیداروں سے (باقی صفحہ ۸ پر)

ملاقات کے لئے

صرف جمعرات کا دِن مخصوص ہے

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مخصوص ہے۔ اس کے باوجود کئی دوست دُور و نزدیک سے جمعرات کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی تشریف لے آتے ہیں اور ملاقات کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور سے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کے دن ہی تشریف لائیں دیگر ایام میں ملاقات سے معذرت عرض ہے۔

احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

آپ جس بات سے روکیں اس سے رک جاؤ اور جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران ۳۲)

ترجمہ:۔ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ جب میں تم کو کسی بات سے روک دوں تو رک جاؤ اور جب کسی بات کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہم نیکی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حد بندی کرتے ہیں کہ وہ اب ختم ہو گئے ہیں اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے یہ بات بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اس نے بتائی ہے چلے محروم نہیں رہ سکتا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ اب جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع پر ملے گا۔۔ جیسا کہ فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوبِ الٰہی بنا دیتی ہے تو پھر اور کیا چاہیئے؟" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۳ تا صفحہ ۶۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۳ر تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمانی و سرکشی اور گمراہی و ضلالت کی اصل جڑ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گمراہی میں مبتلا نافرمان قوموں کے عادات و اطوار اور ان کے طرزِ عمل پر ہی روشنی نہیں ڈالی ہے بلکہ اس امر کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ہدایت یافتہ قومیں گمراہ کیوں اور کیسے ہوتی ہیں۔ چنانچہ اُس نے واضح فرمایا ہے کہ گمراہی کی ابتداء ایمان بالآخرت میں کمزوری سے ہوتی ہے۔ لوگ دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل ہو کر اپنی آخرت کو سنوارنے کی فکر سے عاری ہو جاتے ہیں اور اس طرح آخرت پر ایمان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے پہلے یقین شکوک و شبہات میں بدلتا ہے اور پھر جب شکوک و شبہات اور زیادہ گہرے ہو جاتے ہیں تو وہ بصیرت جس پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے رخصت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ آخرت کا سرے سے انکار کر کے اندھا دھند دنیا اور اس کی زینتوں کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نافرمانی اور سرکشی و طغیان میں بڑھتے ہی جاتے ہیں اور بالکل گمراہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا قوموں اور ان کی نفسیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا قف بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝"

(النمل آیت ۶۷)

ترجمہ: بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اخروی زندگی کے بارہ میں ان کا علم بالکل ہی رہ گیا ہے بلکہ (اگر دیکھا جائے تو) وہ اس بارہ میں شک میں مبتلا ہیں بلکہ وہ اس بارہ میں اندھے بنے ہوئے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آخرت پر ایمان، ایمان بالغیب کے ذیل میں آتا ہے۔ ایمان بالغیب میں جب کمزوری آتی ہے تو لوگ آخرت کے عقیدہ کو اپنی محدود عقل اور محدود علم کے ذریعہ پرکھنے لگتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخرت کا کھوج لگانے اور اس کی کنہ و کیفیت معلوم کرنے کی کوشش میں ان کی محدود عقل اور محدود علم جواب دے جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے انہیں بصیرت سے بالکل محروم کر دیتے ہیں اور وہ اندھوں کی طرح ہو جاتے ہیں جنہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس طرح وہ ایمان بالآخرت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور سرے سے اس امر کا انکار کر دیتے ہیں کہ اس دنیا کے بعد کوئی اگلا جہان بھی ہے۔ چنانچہ شکوک و شبہات اور بے بصارتی کے نتیجہ میں ایمان بالآخرت سے بکلی محروم ہو جانے کے بعد وہ جس بے باکی سے آخرت کا انکار کرنے لگتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

"وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝"

(النمل آیات ۶۸، ۶۹)

ترجمہ:۔ اور (آخرت کے) منکر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زمین سے زندہ کر کے نکالے جائیں گے۔ ہم اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے (بھی ایسا ہی) وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر یہ صرف پہلے لوگوں کی باتیں ہیں (جو کبھی پوری نہیں ہوتیں)

آخرت کے اس کلی انکار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی محدود عقل اور محدود علم پر ناز کرتے ہوئے گھمنڈ کرنے لگتے ہیں اور مامورین الٰہی کا ہی نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور سرکشی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آخرت کے انکار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سرکشی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝"

(الفرقان آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ جنہیں ہماری ملاقات کی کوئی امید نہیں وہ کہتے ہیں ہم پر (براہ راست) فرشتے کیوں نہیں اترتے یا ہم اپنے پروردگار کو خود دیکھتے (تو یقین کر لیتے) اپنے بارے میں انہیں بڑا ہی گھمنڈ ہے اور بڑی سرکشی پر اُتر آئے ہیں۔

آخرت کا انکار کرنے والے اپنی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی کی وجہ سے گناہوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں اور اپنی بداعمالیوں پر شرمندہ ہونے کی بجائے اتراتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اچھا کر رہے ہیں اس طرح وہ سنبھلنے کی بجائے بھٹکتے ہی چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝"

(النمل آیات ۵، ۶)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوبصورت کر کے دکھایا ہے پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور وہ اخروی زندگی میں سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ گمراہی کی اصل جڑ آخرت سے لاپرواہی اور اس بارہ میں شکوک و شبہات کا پیدا ہونا ہے۔ اسی کے نتیجہ میں ہدایت یافتہ قومیں دوبارہ گمراہی کی طرف لوٹ جاتی ہیں اور وہ نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہو کر گناہوں میں ملوث ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور یہی خرابی قوموں کو اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامورین کی مخالفت، ان کی تکذیب و توہین اور فتنہ انگیزی پر ابھارتی رہی ہے اور ایسی قومیں خسر الدنیا والآخرہ کی مصداق بنتی رہی ہیں۔

○

قطعات

بہت دلگیر ہے تاروں بھری رات — بہت دلگیر ہیں خاموش لمحات
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اِس وقت — فقط موجود میں ہوں یا تری ذات

میانِ آب و گِل اِک زندگی ہے — ورائے آب و گِل اِک زندگی ہے
وہ محتاجِ خور و خواب و تنِ خاک — یہ موجِ نور ہے تابندگی ہے

ہراساں کس لئے ہے موت کیا ہے؟ — یہ منزل تو نہیں ہے راستہ ہے
تُو سمجھا ہے جسے انجامِ ہستی — حیاتِ جاوداں کی ابتدا ہے

سعید احمد اعجاز

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد

(۳)

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد

۴۔ پھر چوتھی شرط اس آیت میں یہ بیان فرمائی وَلَا تَعْتَدُوْا۔ لڑائی اس حد تک محدود رکھو جس حد تک دشمن نے محدود رکھی ہو اور وسیع کرنے کی کوشش نہیں ہونی چاہیئے نہ علاقہ کے لحاظ سے نہ ذرائع جنگ وغیرہ کے لحاظ سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

غرض یہ آیت بتاتی ہے کہ جارحانہ حملہ ناجائز ہے۔ جہاد کی جنگ دفاعی ہونی چاہیئے جیسا کہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُمْ بَدَؤُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

(سورہ توبہ آیت ۱۳)

یعنی مسلمانوں نے لڑائی کے لئے کبھی پیش قدمی نہیں کی۔

ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ اسلامی جنگ جہاد کیا ہے وہ اس قتال کا نام ہے جو حفاظت خود اختیاری میں کی جائے۔ گویا دینی مدافعت کا دوسرا نام جنگ جہاد ہے۔ اور حفاظت خود اختیاری کو کون عقلمند ناجائز کہہ سکتا ہے۔ اور اس کی ضرورت پیدا ہونے کی ذمہ داری مسلمانوں پر نہیں بلکہ خود کافروں پر عائد ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے اضطراراً اپنے بچاؤ کی خاطر یہ راستہ اختیار کیا۔ ورنہ وہ ستا دیئے جاتے۔

بے شک اس زمانہ میں ایسے احکام بھی نازل ہوئے

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

(سورہ توبہ آیت ۵)

یا وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۲)

دوران جنگ کے یہ احکام ہیں اور ان کا باعث یہ تھا کہ مشرکین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے جنگ جاری رکھی ہوئی تھی۔ دوران جنگ حملہ آور کا مقابلہ کرنا اپنے بچاؤ کی خاطر ازحد ضروری تھا۔ ان احکام کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ بھی اعلان کیا کہ

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

یعنی کافر اگر جنگ سے باز آجائیں تو خدا کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔ مسلمانوں سے لڑائی ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ اسلام پُرامن ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے۔

نیز فرمایا۔

اِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (بقرہ ع ۲۴)

(سورۃ البقرہ ع ۲۴)

اگر مشرکین جنگ سے رک جائیں تو پھر جو جنگ کو جاری رکھے گا وہ ظالم ہوگا اور ظلم کو جاری رکھنے کے باعث خدا کا باغی سمجھا جائے گا۔

پھر مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت دی گئی۔ کہ

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔

(سورۃ انفال آیت ۶۲)

یعنی اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں تو اسے نبی تو بھی صلح کر لے اور اس بات سے نہ ڈر کہ دشمن دھوکہ دے گا بلکہ خدا پر بھروسہ کر۔

اسی طرح فرمایا۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(الممتحنہ آیت ۹)

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کرنے کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑے۔ اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

پس ان آیات کی موجودگی میں نہ اسلام پر جنگ کرنے کا الزام عائد ہو سکتا ہے۔ اور نہ جبراً مسلمان بنانے کا۔ غیر مسلموں کو جو غلطی لگی۔ اور وہ اس جھوٹے پروپیگنڈا کے درپے ہو گئے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اس کی بڑی وجہ ان کا تعصب ہے۔ لیکن ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بعض مسلمان فقہا اور علماء نے بعض آیات قرآنی کا ایسا مفہوم پیش کیا ہے۔ کہ اس کی بناء پر یقیناً اسلام پر جارحیت کا الزام قائم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کی صحیح تشریح پیش کی جائے۔

جبر کی تائید میں پہلی آیت

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ يَدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

(سورہ توبہ آیت ۲۸)

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر نور العرفان میں یوں لکھا ہے۔

"اس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے کہ کفار عرب میں صرف اہل کتاب سے جزیہ لیا جائے گا۔ مشرکین عرب کے لئے یا قتل ہے یا اسلام۔ دوسرے یہ کہ جزیہ نقد وصول کیا جائے گا۔ ادھار نہیں۔ تیسرے یہ کہ کافر کو اپنا جزیہ خود لے کر حاضر ہونا ضروری ہے ڈاک وغیرہ کے ذریعہ نہیں بھیج سکتا کیونکہ عَنْ يَّدٍ فرمایا۔ چوتھے یہ کہ کافر پیادہ قاضی کے پاس آئے گا۔ جیسا کہ وَهُمْ صٰغِرُوْنَ سے معلوم ہوا۔ خیال رہے کہ حنفیہ کے نزدیک عجم کے مشرکین اہل کتاب کی طرح جزیہ دیں گے۔ شوافع کے نزدیک نہیں کوئی مشرک جزیہ نہیں دے گا۔ اسلام یا قتل کا مستحق ہوگا۔ دونوں کی دلیل یہی آیت ہے۔"

(تفسیر نور العرفان صفحہ ۳۰۲ حاشیہ صفحہ ۱۰)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اس آیت سے یہ سمجھا کہ یہودی جب تک اسلام کے حرام کو حرام نہ سمجھیں اور دین اسلام اختیار نہ کریں۔ اس وقت تک ان سے لڑنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ وہ جزیہ دے دیں۔ لیکن یہ بات آیۂ کریمہ سے ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ اس مفہوم میں آخری فقرہ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ بے جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کا اگر یہی منشاء تھا کہ مسلمانوں کو اہل کتاب سے اس وقت تک لڑتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور اسلام کے حرام کو حرام نہ سمجھنے لگیں۔ تو پھر جزیہ لینے کے کیا معنی۔ اگر جزیہ لینے سے لڑائی رک سکتی ہے اور وہ اپنی مرضی سے اپنے مذہب پر رہنا چاہیں۔ تو اسلام جنگ ختم کر دے گا۔ اس صورت میں انہیں جبراً مسلمان بنانے کا خیال غلط ٹھہرا۔ پس اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ اہل کتاب کو اسلام منوانے کے لئے جنگ کا حکم دیا گیا غلط ہے۔

اسی طرح مشرکوں کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ

اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ

(سورہ توبہ آیت ۶)

یعنی اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ طلب کرے۔ اور لڑنا نہ چاہے تو اسے پناہ دے دو۔ یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے امن کی جگہ پہنچا دو۔

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ وہ مسلمان ہو جائے بلکہ کلام الٰہی سننے کے بعد مسلمانوں کو حکم ہے کہ اسے امن کی جگہ پہنچا دیں۔ اور کلام اللہ سنانے کی غرض یہ ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم سے واقف نہ تھا ضروری تھا کہ اسے واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ مگر جبر کی اجازت نہیں دی۔ اور یہ نہیں کہا کہ کسی کو اس شرط پر امان دو کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبر کی تائید میں دوسری آیت

۲۔ دوسری آیت دین کو جبراً پھیلانے میں پیش کی جاتی ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴)

یعنی کفار سے تم اس وقت تک لڑو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو یاد رکھو کہ ظالموں کے سوا کسی پر گرفت جائز نہیں۔

بعض لوگوں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ تم یہاں تک لڑو کہ کفر باقی نہ رہے سب مسلمان ہو جائیں۔ لیکن یہ معنے غلط ہیں۔ اس جگہ فتنہ سے مراد کفر نہیں بلکہ دین میں دخل اندازی اور دبا دینا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ لڑائی صرف اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے جب تک فتنہ باقی رہے۔ یعنی لوگ تبدیلی مذہب کے لئے ایک دوسرے کو مجبور کرتے رہیں۔ اگر یہ حالات بدل جائیں مذہبی دست اندازی ختم ہو جائے۔ اور دین کے معاملہ کو صرف ضمیر کا معاملہ قرار دیا جائے۔ تو خواہ دشمن حملہ میں ابتداء کر چکا ہو۔ سوائے دفاع کے اس کے ساتھ لڑائی نہیں کرنی چاہیئے۔ صحابہ کرامؓ نے اس آیت کا یہی مطلب سمجھا۔ چنانچہ بخاری میں آتا ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اس جنگ میں (جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی) کیوں شامل نہیں ہوتے۔ حالانکہ قرآن کریم میں صاف حکم موجود ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔

فعلنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الاسلام قليلا فكان الرجل يفتن في دينه اما قتلوه واما يعذبوه حتى كثر الاسلام فلم تكن فتنة.

(بخاری کتاب التفسیر)

یعنی ہم نے یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پورا کر دیا ہے۔ جبکہ اسلام بہت قلیل تھا اور آدمی کو اس وجہ سے فتنہ میں ڈال دیا جاتا تھا یا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا یا اسے عذاب دیا جاتا تھا یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور کسی کو فتنہ میں نہیں ڈالا جاتا تھا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ صحابہؓ کے نزدیک فتنہ نہ رہنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ دینی معاملات میں جبر و اکراہ سے کام نہ لیں اور محض دین کو قبول کرنے کی وجہ سے نہ کسی کو قتل کریں نہ کسی کو عذاب دیں۔ اگر یہ معنے نہ ہوتے تو آیت میں فَاِنِ انْتَهَوْا کے الفاظ کیوں آتے۔ کیونکہ یہ الفاظ تو لوگوں کے بتائے ہوئے معنوں کے خلاف پڑتے ہیں۔ پس يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کا مطلب واضح ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دین کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہو جائے۔ اور اس کے متعلق کسی اور کا ڈر نہ ہو۔

موجودہ علماء اور جہاد

میں بتا چکا ہوں کہ ان آیات سے جبر و تشدد کا استدلال جو غیر مسلموں نے کیا تھا۔ وہ غلط تھا۔ لیکن مجھے سخت تعجب ہے کہ بعض مسلم علماء نے اسلام کی اشاعت میں تلوار کو حصہ دار قرار دیا اور عرب سے پھوٹنے والے چشمہ روحانیت نے جو عظیم روحانی انقلاب پیدا کیا۔ اس کا باعث نعوذ باللہ طاقت و تلوار قرار دی۔ اور یہ کہ ہمارے نبی مظلوم کی دفاعی جنگیں نعوذ باللہ اپنے مذہب کو پھیلانے کا ایک جارحانہ اقدام تھا۔ مکی زندگی کا دور محض ناطاقتی کا دور تھا۔ مدینہ پہنچ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ باللہ جب تلوار ہاتھ میں پکڑ لی۔ تو اس نے زمین کو نرم کر دیا تا اس میں ایمان کا بیج پرورش پا سکے۔ چنانچہ سید ابو الاعلیٰ مودودی اپنی کتاب الجہاد فی الاسلام میں لکھتے ہیں کہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی...... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ اور روحوں کی کثافتیں خود بخود دور ہو گئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا۔ جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام صـ ۱۳۸)

حضرات یہ نقطۂ نظر غیر مسلموں کے اعتراض کو تقویت پہنچاتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات درست نہیں ہو سکتی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ دعوتِ اسلام تو دلوں کو فتح کرنے سے قاصر رہی۔ مگر تلوار اور جبروت نے دلوں کو فتح کر لیا۔ وعظ و تلقین کے مؤثر سے مؤثر انداز صدا بصحرا ثابت ہوئے مگر نیزوں کی انی دلوں کی گہرائیوں کا میل دور کر گئی۔ استغفر اللہ آپ کے مضبوط دلائل تو عقلِ انسانی میں جاگزین نہ ہو سکے مگر گرزوں کی مار خود دلوں کو توڑ کر ان کی عقلوں کو قائل کر گئی۔ واضح بحثیں ان کی قوتِ استدلال کو متاثر نہ کر سکیں۔ مگر گھوڑوں کی ٹاپوں نے اسلام کی صداقت کے تمام راز سمجھا دیئے۔ فصاحت و بلاغت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بے کار گئی۔ زورِ خطابت دلوں کو گرما نہ سکا مگر اسلام کا نور ان کے دلوں میں چمک اٹھا حتیٰ کہ عرش عظیم کے رب کی طرف سے ظاہر ہونے والے معجزات اور نشانات بھی بیکار چلے گئے۔ اور کوئی پاک تبدیلی پیدا نہ کر سکے۔ ہاں بقول مودودی صاحب جب داعیٔ اسلام نے تلوار ہاتھ میں پکڑی تو دلوں کا زنگ دھل گیا۔ گویا تمام عرب اور دوسری دنیا کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنایا گیا۔ یہی تو غیر مسلم کہتے ہیں فرق کیا ہوا؟

حضرت امام المہدی کا اعلان

جہاد کے بارے میں اس قسم کی اور بھی بہت سی غلطیاں اس زمانہ میں عوام و خواص میں پھیل گئی تھیں۔ اس کی اصلاح اور اسلامی ہدایت کا اجراء امام المہدیؑ کے ذریعہ مقدر تھی۔ چنانچہ الامام المہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جہاد کے بارہ میں یہ اعلان فرمایا کہ

"اس زمانہ میں جہاد روحانی رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمہ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں لوگوں میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر نہ کرے۔"

(مکتوب مندرجہ رسالہ درود شریف صفحہ ۶۶)

نیز فرمایا۔

"یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہم رنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں آئے ہیں۔ اسی طرز کے ہتھیار لے کر میدان میں ہم کو نکلنا چاہیئے اور وہ ہتھیار ہے قلم اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا اس میں یہی سر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں بلکہ قلم کا ہے۔"

آپ کے اس اعلان کو سنکر لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے اسلامی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ آج دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو اس امر کی قائل ہے۔ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف قابل عمل ہے۔ اور اس کا ایک ایک نقطہ تک منسوخ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے" (چشمہ معرفت صـ ۳۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت جہاد بالسیف کے التواء کا اعلان کیا ہے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یضع الحرب یعنی جب مسیح موعود آئے گا تو وہ لڑائی کو موقوف کر دے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم کی یادیں

مکرمہ سعیدہ اصغر صاحبہ لاہور

میرے والد محترم قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم جناب قاضی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم آف امرتسر کے فرزند تھے۔ ہمارے دادا مرحوم کو انگریزی عہد میں شاندار ڈاکٹری خدمات کے صلے میں ایک بڑی جاگیر کی پیشکش ہوئی۔ مگر میرے دادا مرحوم نے ایک جاگیر کو اس خیال سے منظور نہ کی کہ بیٹے اگر زمینداری میں پھنس گئے تو وہ علم حاصل نہیں کر سکیں گے۔ میرے دادا نے اپنے بیٹوں کو ایک سے ایک اعلیٰ دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا۔

قاضی فیملی کو اللہ تعالیٰ نے قدرت کی طرف سے نیکی کی طرف راغب کر دیا ہے یہ نیکی فیملی کے خون میں رچی بسی ہے اس میں کوئی نمود و نمائش نہیں۔ ہمارے اباجی کے دادا بھی احمدی تھے اور اباجی کی دادی بھی ایک نیک بزرگ باپ کی بیٹی تھیں۔ ایسا باپ جن کو خدا تعالیٰ کشوف و رؤیا سے نوازتا تھا۔ اباجی کے نانا فقیر اور ولی اللہ تھے۔ دونوں طرف سے نیکی ملی۔ قاضی فیملی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵ پشتوں سے سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہے۔

اباجی مرحوم کا کردار۔ مقام اور مرتبہ قاضی فیملی میں سب سے نمایاں اور منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ جس کا اعتراف محترم قاضی رفعت محمود چیف انجینئر اور قاضی ڈاکٹر محمد منیر صاحب نے ان الفاظ میں کیا۔ کہ قاضی عبدالحمید صاحب کی شخصیت میں پورے خاندان کی خوبیاں سمیٹ کر سمو دی گئی ہیں۔ آپ صبر و رضا ایثار و قربانی۔ اخلاق بلندی اور خدمت خلق کا مجسمہ تھے۔ آپ نے تبلیغی اور علمی میدان میں خدمات بجا لانے کو اپنا شعار بنایا۔

اباجی ۱۳ سال تک "سن رائز" (SUNRISE) اخبار کے ایڈیٹر رہے یہ اخبار دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا اور اس طرح سے آپ نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی حقیر خدمت پیش کی۔ جسے تاریخ احمدیت کے اوراق میں محفوظ کر لیا گیا۔

اباجی کے وجود میں پی۔ ایل۔ ڈی قانونی رسالہ کو ایک ایسا صاحب نظر لیاقت۔ ذہانت اور کردار میں ممتاز ایڈیٹر ملا۔ جس کی لگن اور محنت نے اخبار کو کامیابی کے آخری زینے پر پہنچا دیا جناب سعید صاحب مالک پرنسپل پی۔ ایل۔ ڈی نے اپنے نوٹ میں اباجی کو عالمی عزت افزائی سے نوازا۔ الحمدللہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو اپنی جان خوشی سے اللہ کے سپرد کرے وہ شہید ہے۔ جوں جوں اباجی کا لمحہ وفات نزدیک آیا ہم نے آپ کے چہرے پر خوشی۔ اطمینان اور مسکراہٹ پائی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور خوشی سے حاضر ہو گئے۔ گو عاجزی کا یہ عالم کہ بار بار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کیسے سامنا کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ ہم نے اباجی کی زندگی کو مسلسل جدوجہد اور جہاد پایا۔ کئی مصائب میں سے گزرے مگر ثابت قدمی اور استقلال کا دامن نہ چھوڑا اور اپنے قول و فعل میں باہمی مطابقت کا ثبوت دیا۔

نہ کوئی شہرت آپ کو اپنے سے باہر کر پائی اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی غم اور دکھ آپ کے ایمان اور عزم کو دھیما کر سکے۔

اباجی میں صبر بے انتہا تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ صبر پیچھے ہٹنے کا نام نہیں ہے بلکہ قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر اپنے نقطہ نظر کے لئے جدوجہد کرنے کا نام ہے۔ اباجی نے اپنے صبر و استقلال۔ راست بازی اور اصول پرستی سے تمام حوصلہ شکن حالات اور مشکلات پر قابو پایا۔ الحمدللہ!

میرے اباجی نے ان کامیابیوں کو پا لیا۔ جس سے اللہ کے مسیح کا خلیفہ خوش ہوا۔ الحمدللہ! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے جب سلسلہ کی سالانہ سلور جوبلی قادیان میں اباجی کی محنت اور کام کی تعریف کی تو اباجی نے شرم سے سر جھکا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مومن کسی کامیابی پر جو اس کو دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے"۔

اباجی کو محنت کی اتنی عادت تھی کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی اجازت سے "سن رائز" میں خبریں چھپنے لگیں تو Latest خبریں چھاپنے کے لئے آپ ساری ساری رات پریس میں گزارتے اور "سن رائز" طلوع ہونے پر گھر واپس آتے۔

سلسلہ کے ایک دوست عبدالمجید داؤ صاحب بہت قابل مگر مفلسی کا شکار تھے وہ کبھی کبھی "سن رائز" میں کالم بھی لکھتے تھے۔ اباجی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے ان کی امداد کے لئے درخواست کر کے ان کا وظیفہ مقرر کروا دیا تھا۔

مجلس مشاورت میں شرکت کرنے کا جوانی میں ہی بے حد شوق تھا۔ چنانچہ شرکت کی شرائط کو پورا کرنے کے لئے نوعمری میں ہی ڈاڑھی رکھی حتی الوسع مجلس مشاورت میں شرکت رہے۔ غالباً ۱۹۲۴ء کی مجلس مشاورت میں طے پایا کہ خلیفہ کے گذارہ کے لئے emolument کو بند کرنے کا مجلس مشاورت کو حق نہ ہوگا اباجی نے برجستہ مشورہ دیا کہ اس کو reduce کرنے کا بھی حق نہ ہوگا (کیونکہ اس زمانہ میں سول و پارلمنٹس کو condemn کرنے کے لئے ان کے بجٹ میں کمی کر دی جاتی تھی) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے آپ کے مشورہ کو بڑی appreciation دی تھی۔

اباجی نے اپنے تمام فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے نہ دنیا سے کوئی گلہ نہ دنیا والوں کو آپ سے کوئی گلہ۔ ہر ایک نے آپ کی خاموشی اور پروقار شخصیت کو محترم جانا۔ اکثر ہستیاں آج بھی کہتی ہیں:۔

تیرا ایثار۔ کردار پیارا تو تھا اور سہرا یا بھی تھا
تجھ کو چاہا بھی تھا۔ تجھ کو دیکھا بھی تھا۔

ایک دفعہ ایک بڑے قانون دان ہمارے کالج میں صدارت کرنے تشریف لائے گفتگو میں میں نے اباجی کا ذکر کیا کہنے لگے۔

"He is a great man."

میں نے اباجی کو لکھا تو آپ نے بہت عاجزی کا اظہار کیا اور کہا کہ Allah is Great میں تو عاجز بندہ ہوں

اباجی نے خاندان کی نیک پاکیزہ اور سادہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے ہمارے لئے اعلیٰ مثال قائم کی اور ہمیں ایک راستہ دکھایا جسے صراط مستقیم ہی کہا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس راستہ پر ہماری موجودہ اور آنے والی نسلوں کو قائم رکھے۔ آمین۔

ایک قانون دان کی حیثیت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیشتر کتب کے انگریزی مترجم کی حیثیت سے آپ کی تحریریں اور ان کے ہزاروں پڑھنے والوں کے دلوں میں آپ کی یادیں آج بھی زندہ ہیں۔ جس کا کام زندہ ہو جس کا نام زندہ ہو وہ مر نہیں سکتا۔ اور ثابت کر دیا کہ:۔

"Thou shalt
die O, death."

اتنا لکھنے کے بعد ابھی تشنگی باقی ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں نے اباجی کی عظیم ہستی کا حق ادا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں مرحوم جیسا عظیم باپ دیا جن کے سائے تلے ہم نے زندگی کی بہت سی بہاریں گزاریں اب کان ان کی آواز کو ترستے ہیں آنکھیں ان کے وجود کو ترستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے اباجی مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے جہاں دائمی سکھ ہو اور بہشت کی تمام نعمتوں سے آپ کا دامن بھر دے آمین!

○

درخواست دعا

میرے خسر محترم مرزا نذیر حسین صاحب پسر حضرت حکیم محمد حسین صاحب "مرہم عیسیٰ" آج کل صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

(امینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب منیر مرزا۔ امریکہ حال ربوہ)

○

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۸۷ء تا ۳۰ نومبر ۸۷ء

(۲)

۸۳- شیخ فاضل محمود صاحب	اوکاڑہ	۳۰-۰۰
۸۴- " فضل محمد صاحب	"	۴۰-۰۰
۸۵- " بشیر احمد صاحب	"	۱۵-۰۰
۸۶- انوار ریڈیو الیکٹرک	"	۲۸-۰۰
۸۷- محمد کاشف عمران صاحب	"	۵۰-۰۰
۸۸- عبدالرؤف لودھی صاحب آف کوئٹہ		۵۰-۰۰
۸۹- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایس۔اے اختر صاحب ڈیرہ غازیخان		۵۵-۰۰
۹۰- گلفام خان صاحب بذریعہ والدہ صاحبہ فیروز خان صاحب آف کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان		۱۰-۰۰
۹۱- ڈاکٹر درانی نثار احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لوکوٹ سندھ		۱۷۵-۰۰
۹۲- ملک عبدالرب صاحب ربوہ		۳۵-۰۰
۹۳- مرزا محمد عثمان صاحب کویت		۴۰-۰۰
۹۴- رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر ربوہ		۱۰-۰۰
۹۵- قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر	"	۱۰-۰۰
۹۶- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۹۷- ڈاکٹر ایم نوری صاحب لندن		۱۰۰-۰۰
۹۸- رشید احمد صاحب راشد دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ منجانب عبدالرحیم صاحب		۱۰۰-۰۰
۹۹- اہلیہ صاحبہ خالد سیف اللہ صاحب تربیلا ڈیم کالونی		۱۰-۰۰
۱۰۰- بچگان ڈاکٹر اقبال احمد صاحب " "	"	۲۰-۰۰
۱۰۱- امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رسالدار فضل الٰہی صاحب چارسدہ		۲۰-۰۰
۱۰۲- محمد شفیع صاحب سلیم واہ کینٹ		۱۰-۰۰
۱۰۳- نصیر احمد صاحب	اسلام آباد	۱۵-۰۰
۱۰۴- نصیر احمد صاحب ورک	"	۲۰-۰۰
۱۰۵- محمد یوسف خان صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۰۶- سیدہ ناصرہ پروین صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۱۰۷- نصیر احمد طارق صاحب	"	۶۰-۰۰
۱۰۸- عطاء الرحمٰن صاحب پراچہ	"	۱۰۰-۰۰
۱۰۹- حامدہ مبارکہ صاحبہ	"	۱۱-۲۵
۱۱۰- بیگم صاحبہ پیر ضیاء الدین صاحب	"	۱۵-۰۰
۱۱۱- اویس طارق صاحب	"	۱۵-۰۰
۱۱۲- مبارک احمد صاحب پراچہ مرحوم	"	۱۰۰-۰۰
۱۱۳- عبدالعلی ملک صاحب	"	۶۵-۰۰
۱۱۴- نواب دین صاحب	"	۱۱-۰۰
۱۱۵- چوہدری محمد رشید صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۱۶- میجر ولید اسلم صاحب منہاس چک جمال		۲۰-۰۰
۱۱۷- کرنل چراغ دین صاحب ایبٹ آباد		۱۰-۰۰
۱۱۸- محمد جمیل صاحب منڈی سکھیکی		۲۵-۰۰
۱۱۹- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ گجرات		۵۱۰-۰۰
۱۲۰- ڈاکٹر ایم۔اے عامر صاحب فیصل آباد		۱۰-۰۰
۱۲۱- میجر ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب بذریعہ چوہدری علی اکبر صاحب ربوہ		۱۵۰-۰۰
۱۲۲- ظہور الدین صاحب سیکرٹری مال منگلا ڈیم		۱۰-۰۰
۱۲۳- بیگم صاحبہ میجر جنرل بشیر احمد صاحب راولپنڈی کینٹ		۱۰۰-۰۰
۱۲۴- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ اوباڑہ سکھر		۲۰-۰۰
۱۲۵- رانا غلام محمد صاحب وسن کے سیالکوٹ		۵۰-۰۰
۱۲۶- رانا محمد امجد صاحب وسن کے سیالکوٹ		۵۰-۰۰
۱۲۷- چوہدری رشید احمد صاحب جاوید کراچی منجانب محترمہ دادی جان نور بی بی صاحبہ مرحومہ		۳۰-۰۰
۱۲۸- جماعت احمدیہ منگلا کینٹ		۱۲-۰۰
۱۲۹- چوہدری ظفر احمد خان صاحب دارالصدر شمالی ربوہ		۱۰۰-۰۰
۱۳۰- عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار دارالعلوم غربی ربوہ		۲۰-۰۰
۱۳۱- راجہ بہادر خان صاحب سیکرٹری مال مونگ گجرات		۵۰-۰۰
۱۳۲- جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب		۱۴-۰۰
۱۳۳- نصیرہ مقصود صاحبہ	اوکاڑہ چھاؤنی	۱۰-۰۰
۱۳۴- امۃ القیوم صاحبہ۔امۃ الحفیظ صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ		۱۰۰-۰۰
۱۳۵- مسز امۃ الرشید صاحبہ	" " "	۱۵-۰۰
۱۳۶- صدیق احمد خان صاحب	راولپنڈی	۱۰-۰۰
۱۳۷- کرنل سید بشیر احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۳۸- ناصرہ رحمان صاحبہ	"	۱۵-۰۰
۱۳۹- شیخ اعجاز مسعود صاحب	"	۵۰۰-۰۰
۱۴۰- رفیع الدین صاحب	"	۵۰-۰۰
۱۴۱- سردار احمد صاحب	"	۵۰-۰۰
۱۴۲- کرنل منصور عالم صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۱۴۳- قریشی محمد عظیم صاحب	"	۳۰-۰۰
۱۴۴- مبارک احمد صاحب ہاشمی	"	۱۰۰-۰۰
۱۴۵- چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	"	۱۰-۰۰
۱۴۶- حافظ محمد صدیق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ		۱۰-۰۰
۱۴۷- نور محمد صاحب	" " "	۲۰-۰۰
۱۴۸- حکیم عبدالواحد صاحب	"	۱۲-۰۰
۱۴۹- مرزا آفتاب احمد صاحب	پشاور	۵۰-۰۰
۱۵۰- سلیمہ بیگم صاحبہ دختر ملک محمد عبداللہ صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۵۱- خان خلیل احمد خان صاحب	"	۱۵۷-۰۰
۱۵۲- محمود احمد صاحب مرحوم	"	۱۰-۰۰
۱۵۳- پروین انور صاحبہ	"	۵۰۰-۰۰
۱۵۴- بیگم عبداللہ خان صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۱۵۵- شہزادہ صاحب	"	۱۵۰-۰۰
۱۵۶- چوہدری شبیر حسین صاحب	بہاولپور	۱۰۰-۰۰
۱۵۷- ملک عبداللطیف صاحب	"	۱۲-۰۰
۱۵۸- ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۱۵۹- خلیل الرحمٰن صاحب	"	۳۰۰-۰۰
۱۶۰- چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۶۱- وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	"	۱۰-۰۰
۱۶۲- چوہدری رحمت علی صاحب	"	۳۰-۰۰
۱۶۳- شیخ منیر احمد صاحب سینئر سول جج	"	۲۰-۰۰
۱۶۴- منصور اقبال صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۶۵- ملک عبدالمجید صاحب دارالرحمت غربی	ربوہ	۵۰-۰۰
۱۶۶- روبینہ بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم دارالبرکات ربوہ		۱۰-۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

مکرمہ رشیم بی بی صاحبہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی فتح محمد صاحب ولد نور بخش صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۱۶۱۰ / ۱۱۱-۹۴ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۱۲۰۰ روپے جمع ہیں میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۱۲۰۰ روپے میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی وظائف و شرائط سکالر شپ برائے اعلیٰ تعلیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر اعلیٰ تعلیم کے لئے انعامی وظائف کا اعلان فرمایا تھا۔ ان میں سے دو open Merit Scholarships ہیں۔ جن کے لئے ہر پاکستانی طالب علم بلا تفریق مذہب و ملت درخواست بھجوا سکتا ہے اور دو وظائف صرف ان طلباء کے لئے ہیں جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

گزشتہ سال ۱۹۷۸ء کے فیصلہ کے مطابق ایک open Merit Scholarship جاری کیا جا چکا ہے جو امسال بھی جاری رہے گا۔

لہذا یہ open Merit Scholarship امسال ۱۹۷۹ء میں صرف ایک پاکستانی طالب علم کو ہی دیا جا سکتا ہے اور دو وظائف مخصوص طور پر احمدی طلباء کو دیئے جا سکتے ہیں۔

ان انعامی وظائف کے لئے درخواستیں مع مکمل کوائف (فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ) ۳۰ر اپریل ۱۹۷۹ء تک بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ آجانی چاہئیں۔

احمدی طلباء کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنے امیر صاحب ضلع یا امیر صاحب جماعت مقامی کے توسط سے درخواستیں بھجوائیں۔

شرائط سکالر شپ مندرجہ ذیل ہوں گی:۔

(۱) یہ سکالر شپس صرف ان طالب علموں کے لئے ہوں گے جنہوں نے ۱۹۷۷ء یا ۱۹۷۸ء میں ایم اے/ایم-ایس سی Very High First Class میں پاس کیا ہوگا۔

(۲) ہر سکالر شپ کی رقم مبلغ ساٹھ پونڈ ماہوار یا اس کے متبادل غیر ملکی کرنسی ہوگی۔ اس سے زائد جو بھی تعلیم حاصل کرنے کے اخراجات ہوں گے وہ سکالر شپ حاصل کرنے والے کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ Sponsorship کی ذمہ واری بھی خود امیدوار کی ہوگی۔

(۳) پاکستان سے باہر جانے اور واپسی کے لئے کوئی سفر خرچ کی رقم نہیں دی جائے گی۔

(۴) منتخب امیدوار سکالر شپ کے حقدار اسی وقت متصور ہوں گے جب وہ باقاعدہ طور پر کسی بیرونی معیاری یونیورسٹی (Accredited institution) میں داخلہ لے چکے ہوں گے اور داخلہ کی تصدیق نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوائیں گے۔ داخلہ حاصل کرنے کی سب کارروائی امیدوار کو خود کرنا ہوگی۔

(۵) ربوہ میں انٹرویو کی خاطر آنے کے لئے کوئی سفر خرچ نہیں دیا جائے گا۔

(۶) نامکمل اور مقررہ وقت کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان برائے نصابی کتب ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیدار، ناصرات کا نصاب دفتر لجنہ مرکزیہ کی معرفت منگوا کر لائحہ عمل کے مطابق پڑھائیں۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کو کتابوں کا آرڈر دیتے وقت مطلوبہ کتب کی تعداد اور رقم دستی یا بذریعہ منی آرڈر اسی وقت ادا کریں۔ اگر بذریعہ V.P منگوانا ہو تو V.P کو وصول کرنا منگوانے والے کا فرض ہے۔ چونکہ کتب دفتر خدام الاحمدیہ وغیرہ سے منگوانی ہوتی ہیں اسلئے قیمت کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ نرخنامہ حسب ذیل ہے:۔

کامیابی کی راہیں حصہ اول	۰—۷۵
" " حصہ دوم	۱—۰۰
" " حصہ سوم	۱—۵۰
احمدیت کی مختصر تاریخ مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب	۳—۰۰
یاد رکھنے کی باتیں	۱—۵۰

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم پیر وسیم احمد صاحب ہاشمی B-18/21ص محلہ خالد آباد گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم پیر منیر احمد صاحب ہاشمی ولد مولوی احمد بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔

قطعہ ۳/۲ واقع محلہ دارالیمن ربوہ مشترکہ طور پر پیر نصیر احمد صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) سلیم احمد صاحب ہاشمی (۳) شکیل احمد صاحب ہاشمی (۴) امۃ الودود صاحبہ ہاشمی (۵) امۃ القیوم صاحبہ ہاشمی (۶) امۃ المبین ہاشمی صاحبہ پسران و دختران مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم مرزا محمد اسلم صاحب معرفت مرزا محمد اصغر صاحب حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا محمد حیات صاحب آف سیالکوٹ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۸۵۹/۱۰۵-۱۴۰ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۲۰۲۲/۷۲ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکور مرزا محمد اصغر صاحب کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) مرزا محمد اکبر صاحب (۲) مرزا محمد ظفر صاحب پسران مرحوم (۳) عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۴) شفیقہ بیگم صاحبہ دختر مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۲۰۲۲/۷۲ مرزا محمد اصغر کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزہ آنسہ نسیم صاحبہ بنت برادرم ڈاکٹر مرزا احسن بیگ صاحب آف فیصل آباد کا نکاح عزیزم مرزا سہیل حمید صاحب ٹیکسٹائل انجینئر ولد مرزا عبدالحمید خان صاحب مرحوم آف کراچی کے ہمراہ پچیس ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔

عزیزم مرزا سہیل احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا محمد افضل بیگ صاحب مرحوم کے نواسہ ہیں اور عزیزہ آنسہ نسیم صاحبہ ان کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (خاکسار مرزا محمد اسلم حیات بیگ محاسب صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم مرزا النعمان احمد حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شگفتہ بیگم بنت عبدالسلام صاحب مولوی عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مہدی میں ۱۲/۱ کو مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (حاجی مرزا نذیر احمد محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم جاوید اقبال چیمہ شدید بیمار ہے اور خون کی قے آرہی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے

(چوہدری عبید اللہ چیمہ ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان)

۲۔ جماعت احمدیہ قاضی پہاڑنگ کے پیر محمد شفیع صاحب ایک کیس میں مبتلا ہیں اور سخت پریشان ہیں۔ ان کی باعزت بریت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ابوالمبارک صدر جماعت احمدیہ پسرور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے

اس سے تمہاری ہمتیں بلند ہوں گی اور تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۂ بقرہ کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مفسرین نے تابوت سے مراد بنی اسرائیل کا وہ خاص صندوق لیا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے اندر تورات کا اصل نسخہ اور موسیٰ اور ہارون کے تبرکات محفوظ تھے اور بنی اسرائیل سفر و حضر میں اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے کیونکہ وہ اسے بڑا متبرک سمجھتے تھے۔

بائیبل میں بھی اس تابوت کا ان الفاظ میں ذکر آتا ہے:-

"وے شطیم کی لکڑی کا ایک صندوق بناویں جس کی لمبائی اڑھائی ہاتھ اور چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ اور اونچائی ڈیڑھ ہاتھ ہووے۔"

(خروج ۲۵/۱۰)

مگر تعجب ہے کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ اس تابوت کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے مگر بائیبل بتاتی ہے کہ ایک دفعہ دشمن نے ایسا حملہ کیا کہ وہ یہ تابوت بھی اٹھا کر لے گئے۔

اگر تو یہاں تابوت سے مراد وہی تابوت ہے تو وہ ان کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی اس سے ان کو کوئی تسلی ہو سکتی تھی کیونکہ اس کی موجودگی میں وہ شکست کھا چکے تھے حالانکہ اس سے پہلے ان کو تابوت پر اس قدر یقین تھا کہ جب انکے سب سے بڑے کاہن کو معلوم ہوا کہ تابوت دشمنوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے تو وہ گر پڑا اور وہیں مر گیا۔ لیکن قرآن کریم نے جس تابوت کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق کہا ہے کہ وہ ان کے لئے تسکین کا موجب ہو گا پس یہ تابوت وہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس تابوت سے یقیناً کچھ اور مراد ہے۔ اس غرض کے لئے جب ہم لغت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تابوت کے عام معنے تو صندوق کے اور کشتی کے ہوتے ہیں (اقرب) لیکن استعارۃً سینہ دل کے معنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ عربی زبان میں انسانی قلب کو بَیْتُ الْحِکْمَۃِ اور وِعَاءُ الْحِکْمَۃِ اور صُنْدُوْقُ الْحِکْمَۃِ کہنے کے علاوہ تَابُوْتُ الْحِکْمَۃِ بھی کہتے ہیں (مفردات راغب) اسی طرح لسان العرب کا یہ حوالہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مَا اَوْدَعْتُ تَابُوْتِیْ شَیْئًا فَقَدْتُہٗ میں نے اپنے تابوت یعنی دل میں کوئی ایسی بات نہیں رکھی کہ بعد میں اسے گم کر دیا ہو یعنی میں مستقل مزاج ہوں جو بات دل میں بیٹھ گئی سو بیٹھ گئی۔ اس لئے تابوت سے مراد اس جگہ دل ہی ہیں جنہیں فرشتے اٹھاتے تھے اور ہمت بڑھاتے تھے کیونکہ حَمَلَہٗ عَلٰی کَذَا کے معنے اَغْرَاہُ کے ہیں یعنی اکسانا اور جوش دلانا (اقرب) پس معنے یہ ہوئے کہ اتباعِ طالوت کو فرشتے قربانیوں پر آمادہ کریں گے اور ان کی نصرت ہر شخص کے ساتھ ہو گی۔ چنانچہ مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طالوت کا لشکر بہت ہی کم تھا اور ایسے قلیل التعداد لشکر کا کثیر افواج پر غالب آنا سوائے خاص نصرتِ الٰہی اور ملائکہ کی تائید کے ناممکن ہے۔

ضمنی طور پر اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ اس جگہ طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہو گا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان دلوں کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیرِ عظیم واقع ہو جائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ
صفحہ ۵۵۹ تا صفحہ ۵۶۱)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اور بالخصوص اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے تعلق رکھنے والے عہدیداروں سے یہ کہوں گا کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس امر کا خیال رکھیں اور نگرانی کریں کہ ان کے ہر بچے کو روزانہ کم از کم آدھ سیر دودھ ضرور ملے اور حتی المقدور اچھا دودھ ملے۔ پھر وہ یہ بھی خیال رکھیں کہ یہ دودھ ہضم کرنے کے لئے وہ مناسب ورزش بھی کریں۔ اجتماعی کھیلوں کے علاوہ دوڑنا یا تیز پیدل چلنا بھی بہت اچھی ورزش ہے۔ اگر کوئی بچہ غذا ہضم نہیں کر سکتا تو اس کے لئے ورزش کے علاوہ مناسب ادویہ کا بھی انتظام ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا بچوں کے لئے دوسری نہایت ضروری چیز اخلاقی نگرانی ہے کیونکہ اخلاقی نگرانی کا فقدان آوارگی پیدا کرتا ہے اور آوارگی ذہنوں کو تباہ کر کے بچوں کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ ہمارا کوئی ایک بچہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو ضائع ہو جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بچوں کے کانوں میں شروع سے ہی پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی آداب و اخلاق اور اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی باتیں ڈالتے رہیں تاکہ ان کے دلوں میں یہ احساس زندہ رہے کہ ہم دوسروں کی طرح لاوارث بچے نہیں ہیں جن کی پرواہ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ہم احمدی بچے ہیں جن کی ہر طرح کی نگرانی ہماری جماعت کی ذمہ داری ہے۔ اخلاقی حاکمیت بچوں کے ذہنوں میں جلاء پیدا کرتی ہے اور پھر اخلاق پر اگر روحانی حاکمیت قائم ہو تو وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور احمدی بچے بن جاتے ہیں۔ لہذا ہر جماعت کا، ہر احمدی خاندان کا، انصار کا، خدام کا، اطفال کے عہدیداروں کا، احمدی ماؤں کا، اور بچوں کی بڑی بہنوں کا اور تمام ان لوگوں کا جن کا کسی نہ کسی طرح بچوں سے تعلق ہے یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کی صحتوں کا اور ان کی اخلاقی اور دینی نگرانی کا ایسے طور پر انتظام کریں کہ ہر بچہ خدا اور اس کے رسول کے سکھائے ہوئے آداب پر عمل کر کے ان سے پیار کرنے والا ہو۔ ان کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ کوئی ایک بھی احمدی بچہ ہم نے ضائع نہیں ہونے دینا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا مندرجہ ذیل نام و پتہ بتاتا ہے (ہو سکتا ہے یہ غلط بھی ہو) آصف بشیر مفتی ولد نور حسین لال دین سکنہ رجادہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ وہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ بی ایس سی اور ٹیکسٹائل انجنیئر بتاتا ہے۔ لوگوں کو بیرونِ پاکستان بھجوانے کا جھانسہ دے کر ان سے روپیہ بٹورتا ہے اور بعض جگہ رشتہ کے لئے کہتا ہے۔ عمر قریباً ۲۵ سال۔ کبھی داڑھی رکھ لیتا ہے اور کبھی منڈواتا ہے۔ لوگوں کو چندے کی دو رسیدیں ۵۰/- روپے اور ۵/- روپے کی دکھاتا ہے عموماً اردو بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ احباب اس سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

بیماری کوئی بھی
ہو ایک ہفتہ کی دوا بطور نمونہ صرف تین روپیہ ڈاک خرچ پر مفت حاصل کریں۔
فضلِ عمر دواخانہ
گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴